Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۲۷ محرم ۱۳۹۷ھ ۱۸ صلح ۱۳۵۶ ہش ۱۸ جنوری ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۴

نائیجیریا کے احمدی احباب مکہ معظمہ میں فریضۂ حج ادا کرنے کے بعد بخیریت اپنے وطن واپس پہنچ گئے، الحمد للہ

امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف ممالک کے احمدی احباب کو اپنے اپنے ملک سے مکہ معظمہ پہنچ کر احمدی مسلمانوں کی حیثیت سے فریضۂ حج ادا کرنے کی غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی۔ دیگر ممالک کی طرح امسال نائیجیریا کے شہر جوس (JOS) سے بھی متعدد احمدی احباب حج پر گئے تھے۔ مبلغ جوس (نائیجیریا) مکرم منیر احمد صاحب بسمل نے اپنے تازہ مکتوب میں اطلاع دی ہے کہ جوس کے تمام احباب فریضۂ حج ادا کرنے کے بعد مکہ معظمہ سے بخیریت وطن واپس تشریف لے آئے ہیں۔ انہوں نے حج کا فریضہ ادا کرنے کے علاوہ اپنے قیامِ حجاز کے دوران اپنے ہموطن نائیجیرین بھائیوں کو تبلیغ بھی کی اور انہیں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے جاری کردہ غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم سے متعارف کرایا۔

جوس نائیجیریا کے شمالی ریجن میں ایک صحت افزا پہاڑی مقام ہے جو سطحِ سمندر سے چار ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ اس کے اردگرد چھ چھ ہزار فٹ بلند پہاڑی چوٹیاں ہیں۔ یہ نہایت خوشگوار آب و ہوا اور دلکش قدرتی مناظر کی وجہ سے بہت مشہور ہے اور بیش بہا بیش قیمت معدنیات سے مالا مال۔ وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ قائم ہے جو نہایت مخلص دیندار اور فدائی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ جولائی ۱۹۷۶ء میں جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کے زیرِ اہتمام دُنیا کی مختلف زبانوں میں قرآنِ مجید کے تراجم کی عظیم الشان نمائش اسی شہر میں منعقد ہوئی تھی جس سے نائیجیریا کے ہزاروں باشندوں نے استفادہ کیا تھا اور جماعتِ احمدیہ کی اسلامی خدمات کو جی بھر کر سراہا تھا۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ ا صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہتر ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۸ ا صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی اور ضعف کی تکلیف رہی

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۱۸ ا صلح۔ محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

کل دن بھر دل میں درد کی تکلیف رہی۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۱۴ ا جنوری کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناسازیٔ طبع کی وجہ سے نمازِ جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف نہ لا سکے۔ حضور کے ارشاد پر نمازِ جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں بتایا کہ کوئی انسانی ضرورت اور انسانی مسئلہ ایسا

(باقی صفحہ ۲ پر)

محترمہ صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ کی تشویشناک علالت

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ محترمہ صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی طبیعت ابھی ویسی ہی ہے۔ دل کے شدید حملے کے علاوہ گردوں نے بھی کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اسہال آرہے ہیں اور بلڈ پریشر گر رہا ہے۔ غرض آپ کی حالت بہت تشویشناک ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ ر صلح ۱۳۵۶ ہش
۱۸ ر جنوری ۱۹۷۷ء

حقیقی ایمان اور اسکی بنیادی علامت

اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی نیک کام کرنے کا حکم دیا ہے ان کا ایک ظاہر ہوتا ہے اور ایک باطن۔ ظاہر کی اُس وقت تک کوئی قیمت نہیں ہوتی جب تک باطن ساتھ نہ ہو۔ اِسی لئے باطن کے بغیر محض ظاہر کا کوئی اجر اور ثواب نہیں ملتا۔

مثال کے طور پر نماز ہے۔ رکوع قیام سجود وغیرہ نماز کی ظاہری صورتیں ہیں۔ خشوع و خضوع، انقطاع الی اللہ، عاجزی و انکساری اور دعا کی حیثیت باطن کی ہے۔ نماز اُس وقت ہی موجب ثواب ہوتی ہے اور اُس وقت ہی اس کی انقلاب انگیز تاثیر ظاہر ہوتی ہے جب باطن اُس میں موجود ہو۔ اگر باطن نہ ہو تو ایسی نماز کو اللہ تعالیٰ نے محض دکھاوے کی نماز قرار دیا ہے اور ثواب کا ملنا تو کجا ایسی نماز کو اُس نے موجب ہلاکت ٹھہرایا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ دکھاوے کی نماز پڑھنے والوں اور ان کے ہولناک انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝
الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝

(الماعون آیات ۶ تا ۸)

ترجمہ:۔ ان نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں۔ اور جو صرف دکھاوے سے کام لیتے ہیں اور وہ اپنے گھروں کے معمولی سامان تک دینے سے (اپنے نفسوں کو اور دوسروں کو) روکتے رہتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو ہلاکت سے ڈرایا ہے انہیں ظاہری طور پر مصلّین یعنی نمازی تو قرار دیا ہے لیکن چونکہ ان کی نمازیں باطن سے خالی ہوتی ہیں اور وہ محض دکھاوے کے طور پر نماز کی ظاہری حرکات بجالا رہے ہوتے ہیں اِس لئے اُس نے انہیں فی الحقیقت نمازی تسلیم نہیں کیا اور یہ امر ذہن نشین کرایا کہ ایسے نام کے نمازیوں کو نہ صرف یہ کہ کوئی اجر اور ثواب نہیں ملے گا بلکہ ان کے لئے ہلاکت مقدر ہے۔ پس اصل چیز باطن ہے نہ کہ محض ظاہر۔ اسی لئے امام آخر الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دکھاوے کی نماز اور حقیقی نماز کا فرق واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"یاد رکھو اللہ تعالیٰ روح اور روحانیت پر نظر کرتا ہے۔ وہ ظاہری اعمال پر نظر نہیں کرتا۔ وہ ان (یعنی لوگوں) کی حقیقت اور اندرونی حالت کو دیکھتا ہے کہ ان کے اعمال کی تہہ میں خود غرضی اور نفسانیت ہے یا اللہ تعالیٰ کی سچی اطاعت اور اخلاص۔ مگر انسان بعض وقت ظاہر اعمال کو دیکھ کر دھوکا کھا جاتا ہے۔ جس کے ہاتھ میں تسبیح ہے یا وہ تہجد و اشراق پڑھتا ہے، بظاہر ابرار و اخیار کے کام کرتا ہے تو اس کو نیک سمجھ لیتا ہے مگر خدا تعالیٰ کو تو پوست پسند نہیں۔ یہ پوست اور قشر ہے، اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا اور کبھی راضی نہیں ہوتا جب تک وفاداری اور صدق نہ ہو۔۔۔۔ جو نمازیں ریاکاری سے بھری ہوئی ہوں ان نمازوں کو ہم کیا کریں اور ان سے کیا فائدہ؟۔۔۔۔ وہ (یعنی ایسے لوگ) خدا تعالیٰ کے نزدیک ہرگز نمازی نہیں ہیں اور ان کی نمازیں سوائے اس کے کہ زمین پر ٹکریں ماریں اور کچھ حکم نہیں رکھتیں۔

نماز اُس وقت حقیقی نماز کہلاتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سے سچا اور پاک تعلق ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اطاعت میں اِس حد تک فنا ہو اور یہاں تک دین کو دُنیا پر مقدم کر لے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان تک دے دینے اور مرنے کے لئے تیار ہو جاوے۔ جب یہ حالت انسان میں پیدا ہو جائے اُس وقت کہا جائے گا کہ اُس کی نماز نماز ہے۔ مگر جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہیں ہوتی اور سچے اخلاص اور وفاداری کا نمونہ نہیں دکھلاتا اُس وقت تک اُس کی نمازیں اور دوسرے اعمال بے اثر ہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۳۹، صفحہ ۲۴۰ مع حاشیہ صفحہ ۲۴۰)

یہاں نماز کا ہم نے بطور مثال ذکر کیا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ کوئی نیک عمل بھی ایسا نہیں جس کا ظاہر کے ساتھ ساتھ باطن نہ ہو اور کوئی نیک عمل بھی ایسا نہیں ہے جو بغیر باطن کے خدا تعالیٰ کی جناب میں مقبول ٹھہرتا ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہر نیک عمل کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ تقویٰ کی روح سے مملوء ہو۔ اگر کوئی نیک عمل تقویٰ کی روح سے خالی ہو تو خدا تعالیٰ اسے قبول نہیں کرتا۔ اِسی لئے فرمایا:۔

اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ (المائدہ آیت ۲۸)

ترجمہ:۔ اللہ صرف متقیوں کے (نیک اعمال) قبول کیا کرتا ہے۔

جس طرح جملہ نیک اعمال کی قبولیت تقوی اللہ یعنی صدق و صفا اور اخلاص و وفا کے ساتھ وابستہ ہے اِسی طرح عند اللہ حقیقی مومن قرار پانے کے لئے بھی ضروری ہے کہ مومن کہلانے والا تقوی اللہ یعنی صدق و صفا اور اخلاص و وفا کے ساتھ پوری طرح مزیّن ہو۔ اب اگر ایک شخص دُنیا والوں کی نگاہ میں لاکھ مومن کہلائے لیکن ہو وہ تقویٰ کی روح سے یکسر عاری خدا کی نگاہ میں وہ مومن نہیں ہو سکتا۔ اِسی طرح ایک شخص جو صدق و صفا اور اخلاص و وفا کا پُتلا ہے اور تقویٰ کی روح اس میں بدرجہ اتم موجود ہے اور اس روح کے ماتحت ہی جملہ نیک اعمال وہ بجا لاتا ہے اب اگر ظاہر پرست اسے مومن تسلیم نہ کریں تو اِس سے کیا فرق پڑ سکتا ہے۔ عند اللہ وہ مومن ہے اور جب تک اُس کی باطنی حالت میں فرق نہیں آئے گا وہ عند اللہ مومن ہی رہے گا۔ اِسی لئے ظاہر کے بالمقابل باطن کی بے اندازہ اہمیت کو واضح فرمانے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"بہت سی مخلوق ایسی ہے کہ لوگ ان کو مومن اور راستباز سمجھتے ہیں مگر آسمان پر ان کا نام کافر ہے۔ اِس واسطے حقیقی مومن اور راستباز وہی ہے جس کا نام آسمان پر مومن ہے، دُنیا کی نظر میں خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ کہلاتا ہو۔ حقیقت میں یہ بہت ہی مشکل گھاٹی ہے کہ انسان سچّا ایمان لاوے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ کامل اخلاص اور وفاداری کا نمونہ دکھلاوے۔ جب انسان سچّا ایمان لاتا ہے تو اس کے بہت سے نشانات ہو جاتے ہیں۔ قرآن شریف نے سچے مومنوں کی جو علامات بیان کی ہیں وہ ان میں پائی جاتی ہیں۔ ان علامات میں سے ایک بڑی علامت جو حقیقی ایمان کی ہے وہ یہی ہے کہ جب انسان دُنیا کو پاؤں کے نیچے کچل کر اُس سے اِسی طرح الگ ہو جاتا ہے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے باہر آ جاتا ہے۔ اِس طرح پر جب انسان نفسانیت کی کینچلی سے باہر آ جاتا ہے تو وہ مومن ہوتا ہے اور ایمانِ کامل کے آثار اس میں پائے جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۴۰، ۲۴۱ ارشاد ۲۶ ر دسمبر ۱۹۰۳ء)

پس حقیقی ایمان اور اس کی بنیادی علامت یہ ہے کہ انسان محض زبان سے ہی ایمان نہ لائے بلکہ نفسانیت کی کینچلی اتار کر اس سے باہر آ جائے اور خالصۃً اللہ ہی کا ہو جائے اور سب سے زیادہ فکر اِس بات کی کرے کہ وہ اللہ کے نزدیک مومن ٹھہرے ۔

اخبار احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

نہیں جس کا بہترین حل قرآن مجید میں موجود نہ ہو۔

آپ نے باہمی لین دین کے متعلق قرآن پاک کی تعلیم بیان کرتے ہوئے بتایا کہ قرض لینے اور دینے کے لئے حالات کے مطابق مناسب مدت کا مقرر کرنا ضروری ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ باہمی لین دین کو تحریر میں لایا جائے۔ اور اس پر گواہوں کے دستخط ثبت ہوں اور بوقتِ ضرورت یہ گواہ گواہی دینے سے احتراز نہ کریں۔ آپ نے بتایا کہ لین دین باہمی محبت کو بڑھانے کا ذریعہ بھی ہے اور اگر اسلامی تعلیم کو ملحوظ نہ رکھا جائے تو پھر یہ بہت سی خرابیوں اور معاشرہ کے بگاڑ کا موجب بھی ہو سکتا ہے۔ ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اِس بارہ میں قرآن کریم کی بتائی ہوئی ہدایات پر پوری طرح عمل کریں تاکہ ہمارا معاشرہ ہر طرح کی خرابیوں سے پاک رہے اور ہم ان برکات کو حاصل کر سکیں جو قرآن کریم کی ہدایات پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ہمیں مل سکتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محترم مولوی غلام باری صاحب سیف استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

(۴)

الحاج سیٹھ حسن صاحب یادگیری

یادگیر کے سیٹھ حسن صاحب نے صرف قادیان میں احمدی بچوں کو تعلیم دلوانے پر نصف لاکھ روپیہ خرچ کیا۔ یادگیر میں ایک لائبریری قائم کی جس پر تین ہزار روپیہ انہوں نے خرچ کرنے۔ مسجد احمدیہ یادگیر کی تعمیر پر دس ہزار روپیہ کے قریب خرچ کیا۔ غیر از جماعت دوستوں کے قادیان لانے پر تقریباً نصف لاکھ روپیہ خرچ کیا۔ آپ نے ہزاروں روپے کے قرآن مجید مفت تقسیم کئے ایک مدرسہ حفاظ آپ نے جاری فرمایا۔ جو بچہ قرآن مجید حفظ کرتا اسے ایک سو روپیہ نقد انعام دیتے۔

وہ کہتے ہیں بیعت سے پہلے نہ قرآن سے شغف تھا نہ نماز کا عادی۔ بیعت کے بعد تہجد کا عادی ہو گیا۔ آپ کا وصال دیارِ عرب میں ہوا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے ۱۹۲۵ء میں جب حج کے لئے تشریف لے گئے تو آپ پر عجیب وارفتگی کا عالم تھا ایک عرب نے کہا میں نے ان جیسی نمازیں دعائیں اور کارِ خیر کرتے بہت کم لوگوں کو دیکھا ہے۔

(اصحاب احمد جلد اول ص ۱۵۱)

سیٹھ صاحب کی غریب پروری اور بے نفسی کا یہ کتنا عجیب واقعہ ہے کہ ایک شخص جو ابتداء میں دو روپے ماہوار پر آپ کے پاس ملازم ہوا تھا اس کے بیٹے محمد اسمٰعیل کو آپ نے قادیان میں تعلیم دلائی اور پھر ان کے ساتھ اپنی بچی کا رشتہ کر دیا۔ گویا آپ نے اس حدیث رسول پر عمل کیا۔

اذا جاءکم من ترضون
دینہ وخلقہ فانکحوہ

(ترمذی ابواب النکاح)

اور اسلامی معاشرہ یہی ہے کہ تقویٰ اللہ ہی مقدم ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو بیعت کے وقت عہد لیا کرتے تھے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ایک اور صحابی حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری کو حضرت خلیفۃ المسیح اول نے مصر جانے کا ارشاد فرمایا تو سفر پر معاً ہو گئے۔ نہ زادِ راہ کا مطالبہ اور نہ سفر کی صعوبت کو خاطر میں لائے۔ کراچی پہنچ کر کمبل بیچا اور جہاز کا کرایہ مہیا کر دیا۔ بصرہ سے مصر پیدل سفر پہنچ کر مصر والوں کی سنگباری بازار میں چھلکے گذر اوقات کا کچھ زبان پر ہر وقت خدا کا ذکر رہتا اور ملنے والے کو ارشاد رسول سناتے

لا یزال لسانک رطباً
من ذکر اللہ

حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب مرحوم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر ایمان لانے والوں میں سے چوہدری نصر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ بھی تھے غالباً ۱۹۰۴ء میں انہوں نے بیعت کی آپ اپنے پیشہ وکالت میں بہت نیک نام اور کامیاب تھے ۱۹۰۵ء میں ستمبر کی تعطیلات میں قادیان حاضر ہوئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اقدس میں گذارش کی کہ اگر حضور اجازت دیں تو میں یہ کام چھوڑ کر زندگی کے بقیہ ایام خدمت دین میں گذاروں۔ حضور نے فرمایا اپنے پیشے میں دیانت کی مثال قائم کرنا یہ بھی خدمت ہے آپ پوری دیانت اور احتیاط سے کام کرتے رہیں۔ استغفار بہت کیا کریں اور اپنی آمد میں سے صدقہ و خیرات اور خدمت دین کے لئے صرف کرتے رہیں۔

چنانچہ تعمیل ارشاد میں آپ نے وکالت کا کام محنت اور دیانت سے جاری رکھا حضور کے وصال کے بعد آپ نے حضرت خلیفہ اول کی خدمت میں پھر اپنی خواہش پیش کی تو حضرت خلیفۃ المسیح اول نے فرمایا! جس بات کی حضرت صاحب نے اجازت نہیں دی نور الدین کیسے اجازت دے سکتا ہے۔ آخر خلافت ثانیہ کے ابتدائی سالوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر وکالت کا کام ترک کر کے قادیان آ گئے۔ آپ کو ناظر اعلیٰ مقرر کیا گیا یہ خدمت آنریری بجا لاتے تھے۔ کھانا لنگر خانہ سے قیمتاً کھاتے تھے لیکن وقت کی پابندی کا یہ حال تھا کہ سب سے پہلے دفتر جاتے اور وقت ختم ہونے پر دفتر سے واپس آتے تھے۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی لکھتے ہیں:-

"وہ اپنے فرائض منصبی کے لئے جہاں تک میرا تجربہ ہے ٹھیک وقت پر دفتر آنے والے تھے اور خواہ کچھ بھی ہو اس طرح پر آیا کرتے تھے جیسے کوئی مزدور کام پر اس لئے جا رہا ہے کہ اگر دیر ہو جائے گی تو اس کا کچھ نقصان ہو جائے گا اور وہ مادی مفاد سے محروم ہو جائیگا ... میں نے کبھی کسی ناظر کو چوہدری سے پہلے دفتر کو جاتے ہوئے نہیں دیکھا اور چوہدری صاحب ایسے وقت پر جایا کرتے تھے کہ وقت سے پہلے پہنچ جائیں پھر جب تک وہ دفتر میں رہتے ہر وقت اپنے کام میں مصروف رہتے اور اگر دفتر کا کام کسی دن ہلکا ہو تو وہ اس وقت کو فارغ سمجھ کر دفتر چھوڑ کر گھر کو نہیں چلے جاتے تھے بلکہ دفتر کے پورے گھنٹوں میں دفتر میں موجود رہتے"

(الفضل ۱۲ نومبر ۱۹۲۶ء)

یہی تاثر حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا تھا۔ انہوں نے فرمایا!-

"آپ باوجود اس کے کہ قادیان میں آنریری کام کرتے تھے اور کسی کام کا کوئی معاوضہ بھی آپ نے نہیں لیا۔ مگر جس صیغہ میں آپ نے کام کیا۔ نہایت پابندی وقت سے کیا آپ وقت کے شروع میں آتے اور ختم ہونے کے بعد جاتے بلکہ موسم گرما میں صبح جب دفتر میں تشریف لاتے اور بارہ بجے جب کہ دفاتر بند ہو جاتے آپ دفتر میں کام کرتے رہتے اور عصر کی نماز پڑھ کر گھر تشریف لے جاتے"

(اصحاب احمد جلد ۱۱ ص ۱۲۹)

آپ کو دیکھنے والے کہتے ہیں کہ اگر دفتر میں ذرا بھی فرصت ہوتی تو یا تو جیب سے حمائل نکال کر تلاوت فرماتے یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا مطالعہ فرماتے۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب فرماتے ہیں عشاء کے بعد سونے تک آپ قرآن مجید کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ نماز بہت پابندی کے ساتھ اور سنوار کر ادا کرتے۔ تہجد کا التزام کرتے جب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے میٹرک کا امتحان دینا تھا امتحان میں چھ ماہ باقی تھے۔ پوچھا کتنا قرآن مجید ترجمہ سے پڑھ لیا۔ میں نے عرض کیا ساڑھے تین سیپارے تو آپ نے فرمایا جب تم کالج میں جاؤ گے تو ان امور کی طرف توجہ کم ہو جائے گی۔ میں چاہتا ہوں کہ تم امتحان سے پہلے قرآن مجید کا ترجمہ ختم کر لو۔ تم مجھ سے عشاء کے بعد روزانہ رکوع پڑھ لیا کرو۔ چنانچہ آپ نے انٹرنس کے امتحان سے قبل مجھے قرآن مجید کا ترجمہ سکھا دیا

(اصحاب احمد جلد ۱۱ ص ۱۶۲)

حضرت میر محمد اسحاق صاحب فرماتے ہیں کہ ایک بار امرتسر میں مجھے فرمایا کہ مجھے کوئی قرآن پڑھا دے تو میں اس کے پاس رہ پڑنے کو تیار ہوں گھر بھی نہ جاؤں گا۔ آپ نے پیرانہ سالی میں قرآن مجید کو حفظ کیا کسی نے ان سے پوچھا تو کہا قانون کی اتنی بڑی کتابیں حفظ کر لیں اور اب تک بہت بڑا حصہ نظائر کا یاد ہے۔ خدا تعالیٰ کی کتاب کو حفظ نہ کرنا بہت بڑی غلطی ہے حضرت عرفانی صاحبؓ نے محترم چوہدری صاحب کی سیرت کے متعلق لکھتے ہیں:-

"میں نے دیکھا کہ وہ ایسے خوگر نہ تھے کہ اپنا تفوق ظاہر کریں۔"

(اصحاب احمد جلد ۱۱ ص ۱۵۲)

واضح رہے کہ آپ صدر انجمن احمدیہ میں ناظر اعلیٰ تھے جو اس وقت صدر انجمن کا سب سے بڑا عہدہ تھا۔ میں نے جب یہ فقرہ پڑھا تو مجھے سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کا وہ ارشاد یاد آ گیا کہ آپ نے فرمایا! عہدہ کا مستحق وہ شخص ہے کہ جب تک اُسے کوئی عہدہ نہ دیا جائے اپنی ذمہ داری کے لحاظ سے سمجھے کہ وہ عہدیدار ہے اور جب اس کے سپرد کوئی عہدہ کر دیا جائے تو سمجھے میں بھی ان سے ایک ہوں۔

ایک بار محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے عرض کیا۔ آپ بوڑھے ہیں۔ لنگر خانہ میں کھانا ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور روٹی بھی خشک ہو جاتی ہے۔ مبادا آپ بیمار ہو جائیں۔ بہتر ہے آپ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے ہاں کھانا کھایا کریں جواب میں فرمایا۔ خواجہ کمال الدین وغیرہ عمدہ کھانے کے عادی ایسے کھانے کھا کر سلسلہ سے دور ہو گئے۔ میں لنگر خانہ کی خشک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان بیٹیوں کو پسند کرتا ہوں۔ جو اپنا آپ پیش کرتے
ہیں اور نیز سرہ درویشوں کے لئے مقرر
ہو چکے ہیں۔ (اصحاب احمد جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۳)

یہ تحفہ ہے پاس جلسہ سالانہ کے زاہد اور خدا کی معاد قرآن سے محبت
کرنے اور وقت کے پابند نماز مسلمان تھے پابندی وقت سکھاتی ہے حضرت
مسیح پاک کا الہام "انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ" تو وہ
بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا
اگر ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنا ہے تو
وقت کے ایک ایک لمحہ کو کام میں لانا ہوگا
وقت کی پابندی کر کے عمدہ مثال قائم
کرنی ہوگی۔

آپ کی بے نفسی اور اکرام الشاملیت
کا یہ حال تھا کہ آپ نے لکھ کر تمام دفاتر
میں سرکلر کیا کہ جب ناظر دفتر میں آیا کریں
تو چپڑاسی کو بھی مصافحہ کرنے میں پہل کیا کریں

یہ خدا کا فضل اور ان کی دعاؤں کا
ثمرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے چاروں
فرزندوں کو سلسلہ احمدیہ کی نمایاں خدمت
کی توفیق عطا فرمائی۔ مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ
خان صاحب مکرم چوہدری محمد عبد اللہ خان
صاحب محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب
محترم چوہدری شکر اللہ خان صاحب۔ ان میں
سے ہر ایک کو معروف اور نمایاں جماعتوں کی
امارت کی خدمت کی بھی توفیق ملی۔ خدا ان
کی اولادوں کو بھی اپنے والدین کی طرح قبول
خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمادے۔

عرفانی صاحب محترم چوہدری نصر اللہ
خان صاحب کے متعلق فرماتے ہیں:

"وہ دنیا کی مالوفات کو چھوڑ
کر باوجود امیر ہونے کے فقیر
ہو گئے اور در حبیب پر دھونی
رما کر بیٹھ گئے۔"

(اصحاب احمد جلد ۱۱ صفحہ ۳۱)

حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب
مرحوم کی اہلیہ محترمہ حسین بی بی صاحبہ بہت
دینی غیرت رکھنے والی دیندار خاتون تھیں
وقت مجھے اجازت نہیں دیتا۔ صرف
ایک دو واقعات ان کی زندگی کا بیان کرتا ہوں
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح پاک کے
تربیت یافتہ مرد ہوں یا عورتیں۔ ان کے
خیالات کتنے پاکیزہ تھے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ
خان صاحب فرماتے ہیں والد صاحب کی وفات
کے وقت صندوق میں رکھنے سے پیشتر والدہ
محترمہ میرے بازو کا سہارا لے کر صندوق
کے پاس آئیں اور کہا:

"اللہ کے سپرد۔ آپ نے مجھے ہر
طرح سے خوش رکھا اور میری
چھوٹی سے چھوٹی خواہش
کو پورا کیا۔ میرا دل ہمیشہ آپ
پر راضی رہا۔ مجھے تو یاد نہیں
کہ آپ کی طرف سے مجھے کوئی
تکلیف یا رنج پہنچا ہو لیکن
اگر کبھی ایسا ہوا ہو تو بھی
اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر
آپ کو معاف کرتی ہوں۔ مجھ
سے کئی قصور اور کوتاہیاں
ہوئی ہیں۔ ان کی معافی
میں اللہ تعالیٰ سے طلب
کروں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو
اپنی رحمت کے سایہ میں
جگہ دے۔ [illegible] صاحب
کو میرا اسلام پہنچا دیں اور
اگر ہو سکے تو اپنی حالت کی
بھی اطلاع دینا۔"

(اصحاب احمد جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۵)

دیکھئے کوئی جزع فزع نہیں۔ بار
بار خدا کا ہی نام ہے۔ خدا کی رضا کی طلب
ہے۔ بجا فرمایا تھا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے [illegible] مامورین ربانی
دنیا میں خدا کا چہرہ دکھانے کے لئے ہی
دنیا میں آتے ہیں اور اسی سے تعلق
استوار کرتے ہیں

حضرت خان صاحب ذوالفقار علی خاں گوہر

آپ ہندوستان کے مشہور خاندان
علی برادران میں سے ایک تھے مولانا
محمد علی جوہر کے بڑے بھائی تھے۔ جب ہجرت
فرمائی تو گجرات میں سپرنٹنڈنٹ تھے۔ قادیان ہجرت کر کے گزارہ
اوقات کی اپنی جائداد بیچ کر قادیان کا قیام
کے زمانہ میں سادگی سے گزر اوقات کی۔ مکرم محمد عبد الملک
خان صاحب اور پروفیسر حبیب اللہ صاحب آپ
کے فرزند ہیں جو اس وقت بھی خدمت سلسلہ
میں مصروف ہیں۔

بابو فقیر علی صاحب سٹیشن ماسٹر

آپ قادیان ریلوے کے پہلے اسٹیشن ماسٹر
مقرر ہوئے تھے آپ ۱۹۰۵ء میں حضور کی
زیارت سے مشرف ہوئے بیعت پہلے
بذریعہ خط کر لی تھی۔ حضور کی پہلی ملاقات
کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جب کبھی میں پہلی ملاقات
کا ذکر کرتا ہوں میرے دل میں
ایک ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے
کہ جس کا الفاظ میں ذکر نہیں
کر سکتا۔ آج ۵۰ برس
کے بعد ان سطور کو لکھتے ہوئے
ہو بہو وہی کیفیت
قلب میں پاتا ہوں۔ الحمد للہ
علیٰ ذالک"

(اصحاب احمد جلد ۳ صفحہ ۳)

آپ کے بیٹے ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
امیر جماعت احمدیہ [illegible]

بیان کرتے ہیں:

"چھوٹے اسٹیشنوں پر ملازم بالعموم
بلا ٹکٹ سفر کرتے اور بلا کرایہ سامان
لاتے اور لے جاتے ہیں اور اس چشم پوشی
کے عوض سٹیشن ماسٹر کو بھینس کے لئے
بھوسہ اور گھر کے لئے اناج مفت فراہم
کرتے ہیں لیکن بابو صاحب ایسی مراعات
نہیں دیتے تھے۔ نیز ان کی دیانتداری کی وجہ
سے سٹیشن کا مٹی کا تیل اور سٹیشنری
وغیرہ کا خرچ کم ہو جاتا تھا۔ کیونکہ
آپ گھر کے لئے ان سرکاری اشیاء کا
استعمال حرام سمجھتے تھے۔ تبادلہ ہونے
پر جو نیا سٹیشن ماسٹر آتا وہ ان اشیاء
کے سرکاری طور پر کم ملنے پر بہت
سٹپٹایا۔ کیونکہ اپنے گھر کی ضروریات
پر صرف کرنے کی گنجائش نہ پاتا اور
غصہ میں کہتا۔ بابو فقیر علی نے تو اس
سٹیشن کا بیڑہ غرق کر دیا۔ چونکہ خود
نہ لیتے تھے دوسروں کی طرح ٹریفک
انسپکٹر کو بھی نہ دے سکتے تھے اس
لئے اس کے عتاب کے مورد بنتے اور وہ
اس قسم کی جھوٹی رپورٹیں آپ کے خلاف
کرتا کہ سٹیشن کے سگنلوں کے شیشے
صاف نہیں روشنی مدھم ہے۔"

(اصحاب احمد جلد ۳ صفحہ ۵۵)

آپ کی دیانتداری کا تو یہ حال تھا کہ
ایک دن آپ کی اہلیہ محترمہ بٹالہ گئیں
وہاں سے مرغی خرید کر لے آئیں گھر آکر
بابو صاحب سے ذکر کیا تو آپ نے پوچھا
مرغی کا کرایہ ادا کیا تھا ان کا نفی میں
جواب سنکر کرایہ کی رسید کاٹ دی۔

(اصحاب احمد جلد ۳ صفحہ ۶۲)

بابو صاحب کی وصیت ۱/۳ کی تھی
جب آپ امرتسر میں سٹیشن ماسٹر تھے
انگریز اسٹیشن ماسٹر بہت تنگ کرتا
تھا اس زمانہ میں انگریز کا رعب و داب
بھی بہت تھا وہ کہتا آپ ہر وقت نماز
پڑھتے رہتے ہیں کہیں حادثہ کروا دیں گے
بابو صاحب نے اسے کہا میں آپ کا ماتحت
ہوں۔ فرض منصبی میں آپ کی فرمانبرداری
کروں گا لیکن احکام الٰہی میں نہیں۔ نماز
کو آپ کے کہنے سے ہرگز ترک نہیں کر سکتا۔
اور اگر میری غفلت سے حادثہ رونما
ہوا یا ٹرین میں تاخیر ہوئی تو مجھ سے
کسی قسم کا سلوک کرنا۔ بابو صاحب
کہتے ہیں اللہ مقلب القلوب ہے میری
گفتگو کا اس پر ایسا اثر ہوا کہ مجھے سہ
کہتا مولوی صاحب! آپ تسلی سے نماز
پڑھا کریں میں آپ کے کام کا خیال رکھوں گا
[illegible]
اپنے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کے رنگ کو اختیار کیا۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو پیشکش ہوئی کہ بطحاء کی وادی
سونے کی بنا دوں! تو آپ نے کہا تھا نہ
میرے مولیٰ ایک دن بھوکا رہوں اور ایک
دن سیر ہو کر کھاؤں بابو صاحب نے خدا سے
یہ دعا کی۔

"اے اللہ مجھے امیر نہ کیجئو
بلکہ غریب ہی رکھیو اور تیس
روپے ماہوار سے میری تنخواہ
نہ بڑھنے پاتے۔ اس زمانہ
میں سٹیشن ماسٹر کی تنخواہ کی
آخری حد یہی تھی۔"

(اصحاب احمد جلد ۳ صفحہ ۵۲)

ساری عمر خود بودوباش حسب سابق
غریبانہ رکھی اور اس پر خدا کا شکر ادا
کرتے آپ کی اہلیہ محترمہ بیان کرتی ہیں ایک
دن بیدار ہوئی تو آپ کو سجدہ کی حالت میں بارگاہ
الٰہی میں یہ عرض کرتے پایا کہ

"اے اللہ تعالیٰ نہ معلوم
دم واپسیں کے وقت مجھے
ہوش رہے یا نہ رہے۔ اس
وقت جب کہ میرے ہوش
و حواس بجا ہیں میں اقرار کرتا
ہوں کہ تو نے عمر بھر میری
دنیا میں بہت مزے کرائے
اور سکھ پایا۔"

اور یہ سکھ [illegible] کے نزدیک خدا
کی محبت اور حرام سے اجتناب تھا۔
حدیث شریف میں آتا ہے قیامت کے روز
ابن آدم خدا کے سامنے کھڑے رہے
گا۔ جب تک ان سوالوں کا جواب نہ دے
لے ان میں سے ایک سوال یہ ہوگا کہ مال
کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔

مسیح پاک کے درخت کی سرسبز
شاخو! اگر مسیح پاک کے نام لیوا ہو اگر ان
کے انعام لینے ہیں تو پھر بابو فقیر علی
صاحب سا طرز عمل اختیار کرنا ہوگا تا
قیامت کے دن شرمندگی نہ اٹھانا پڑے اور
ایک دن ایسا ضرور آئے گا جب دنیا میں
دیانت امانت اور صداقت کا دوبارہ
دور ہوگا۔ پہلے بھی مسلمانوں نے ان چیزوں کو
اختیار کر کے ترقی کی تھی اور اب آئندہ
بھی ایسا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ابو داؤد کی حدیث ہے کہ اس امت
کے آخری حصہ کی اصلاح و بہتری بھی
ان امور سے ہوگی جس سے امت کے پہلے
حصہ کی ہوئی اور ان اخلاق کے اختیار کرنے
سے ہم دین و دنیا میں سرخرو ہو سکتے
ہیں۔

(ربانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۸۹۸

میں منشی مرید احمد ولد سردار علی صاحب۔ قوم گل۔ پیشہ بیکاری عمر ۷۱ سال بیعت ۱۹۲۱ء ساکن علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۴-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- کچا مکان ۲½ مرلے بمقام بڈھا گورایہ ضلع گوجرانوالہ -/۲۵۰۰ روپے۔
۲- سفید زمین ایک کنال بمقام بڈھا گورایہ مالیتی -/۱۰۰۰ روپے۔
۳- نقد مبلغ -/۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۱.۴ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ مرید احمد ولد سردار علی صاحب معرفت میاں بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔
گواہ شد۔ بشیر احمد ولد میاں احمد الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔
گواہ شد۔ محمد عالم ولد شمس الدین صاحب اعوان علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۲۸۹۹

میں رابعہ بی بی زوجہ منشی مرید احمد صاحب قوم گل۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۴-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر مبلغ -/۳۲ روپے جو وصول کر چکی ہوں۔
۲- نقد مبلغ -/۱۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رابعہ بی بی زوجہ منشی مرید احمد معرفت صدر جماعت احمدیہ میاں بشیر احمد صاحب علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔
گواہ شد۔ بشیر احمد ولد میاں احمد الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ علی پور چٹھہ۔
گواہ شد۔ مرید احمد خاوند موصیہ علی پور چٹھہ۔

مسل نمبر ۲۲۹۰۰

میں رانا خلیل احمد ولد ہدایت علی صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن محمد آباد ضلع تھرپارکر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۱۲-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۷۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد۔ رانا خلیل احمد محمد آباد ضلع تھرپارکر۔
گواہ شد۔ محمد حسین موصی ۱۴۲۵۹
گواہ شد۔ صوفی نذیر احمد سیکرٹری مالی محمد آباد۔ وصیت ۱۰۰۹۰۔

مسل نمبر ۲۲۹۰۱

میں ہاجراں بی بی بیوہ نور محمد صاحب قوم ارائیں۔ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ۵۳/۲ ٹکڑا ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۱۱-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر مبلغ -/۵۰ روپے
۲- نقد مبلغ -/۸۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ۔ ہاجراں بی بی بیوہ نور محمد صاحب معرفت محمد امیر صاحب چک ۵۳/۲ ٹکڑا ڈاکخانہ کلیرا کالونی براستہ کمالیہ ضلع لائلپور۔
گواہ شد۔ عمر حیات ٹکڑا وصیت ۱۲۹۴۵
گواہ شد۔ محمد یوسف نمبردار ٹکڑا وصیت ۱۳۶۵۱۔

مسل نمبر ۲۲۹۰۲

میں مجیدہ بیگم زوجہ خلیل احمد صاحب قوم باجوہ۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱۲-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ -/۱۰۰۰ روپے
۲- زیور طلائی وزنی ۵ تولہ - مالیتی -/۳۰۰۰ روپے۔
۳- مشین سلائی دیسی -/۲۵۰ روپے
۴- نقد -/۲۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ مجیدہ بیگم ۴/۲ دارالصدر غربی ربوہ۔
گواہ شد۔ چوہدری خلیل احمد ولد اللہ دتہ صاحب ۴/۲ دارالصدر ربوہ۔
گواہ شد۔ چوہدری محمد اسماعیل ۴/۲ دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۲۹۰۳

میں فاطمہ بی بی زوجہ محمد اسماعیل صاحب قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت سنہ ۱۹۷۰ء ساکن ۴/۲ دارالصدر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱۲-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ -/۳۲ روپے
۲- زیور طلائی ۵ تولہ -/۳۰۰۰ روپے
۳- سلائی مشین دیسی -/۲۵۰ روپے۔
۴- نقد مبلغ -/۲۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ فاطمہ بی بی ۴/۲ دارالصدر ربوہ
گواہ شد۔ محمد اسماعیل ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب ۴/۲ دارالصدر ربوہ۔
گواہ شد۔ چوہدری خلیل احمد ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب ۴/۲ دارالصدر ربوہ۔

درخواست ہائے دعا

۱- برادر عزیز شیخ خلیل الرحمٰن صاحب سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی کو صبح کے وقت بائیں جانب پسلیوں کے نیچے جھٹکے سے اور دونوں ہاتھوں اور بازوؤں کی کہنیوں میں شدید درد کی تکلیف ہے۔ احباب کرام دردِ دل سے دعائے صحت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔
(شیخ عبدالرحمٰن کپورتھلوی صالحہ منزل 9/4 محلہ دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

۲- مکرم محمد نذیر صاحب ولد محمد دین صاحب جماعت احمدیہ آلام باڑی عرصہ چھ ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے آمین
(عبدالحمید مبشر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خلیل آباد۔ کوٹلی۔ آزاد کشمیر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے دینی نصاب کا امتحان

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے دینی نصاب کا امتحان امسال ۹ر فروری ۱۹۷۷ء کو بدھ کے روز مسجد مبارک ربوہ میں ۹ سے ۱۲ بجے دن تک منعقد ہوگا۔ نصاب حسب ذیل ہے:-

۱- قرآن کریم :- سورہ رعد اور سورہ ابراہیم کا ترجمہ اور مختصر تشریح نمبر ۵۰
۲- کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام :- رسالہ الوصیت نمبر ۳۰
۳- انٹرویو :- (ا) سورہ بقرہ کی پہلی سترہ آیات کا حفظ۔
(ب) دعائے نماز جنازہ۔
(ج) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور وفات مسیح ناصری کی ایک ایک دلیل
(د) معائنہ شعائر اسلامی۔

تمام کارکنان صدر انجمن احمدیہ اس نصاب کے مطابق تیاری کریں اور امتحان میں بروقت شریک ہوں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

ضروری اعلان برائے موصیان

موصی اصحاب کی آسانی کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ وہ اپنی زندگی میں ہی اپنی موجود الوقت تمام جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی قیمت اس وقت کے ریٹ کے مطابق تشخیص کروا کے اور صدر انجمن احمدیہ سے منظور کروا کے اپنا حصہ جائیداد یکمشت یا ۸⅓ سال کے دوران یکصد باقاعدہ مساوی اقساط کی صورت میں ادا کر سکتے ہیں تا وہ اپنی زندگی میں ہی مطمئن ہو جائیں کہ ان کی طرف سے ان کا حصہ جائیداد ادا ہو چکا ہے۔ ہاں اگر کوئی موصی باقاعدہ طور پر اقساط ادا نہ کریں تو یہ رعایت واپس لی جا سکتی ہے۔ ایسے موصی صاحبان ایسے تصفیہ کے بعد بھی اگر کوئی نئی جائیداد پیدا کریں تو اس کے متعلق بھی انہیں ایسا ہی کرنا ہوگا۔

اگر کسی موصی کی وفات پر اس کا حصہ جائیداد یکمشت ادا نہ ہو سکے اور اس کے ورثاء قابل قبول کفالت پیش کر کے ایک معین عرصہ کے لئے ادائیگی کی مہلت بھی حاصل نہ کر سکیں تو ایسے موصی کی تدفین بہشتی مقبرہ میں نہیں کی جاتی بلکہ امانتاً دوسری جگہ پر ہوتی ہے۔

اس لئے سب موصی اصحاب کو تحریک کی جاتی ہے کہ انہیں اس رعایت سے فائدہ اٹھا کر اپنے حصہ جائیداد کی ادائیگی کے متعلق اپنی زندگی میں ہی مطمئن ہو جانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کا انجام بخیر کرے اور دنیا و آخرت میں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔

(ناظم تشخیص جائیداد موصیان دفتر نظارت بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

انگریزی تقریری مقابلہ

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لائلپور کے زیر اہتمام مورخہ ۲۰ر جنوری ۱۹۷۷ء بوقت ساڑھے تین بجے مسجد احمدیہ فضل لائلپور میں انگریزی تقریری مقابلہ ہو رہا ہے۔ عنوان ہے:-

"The Spirtual Revolution in the world"

تمام ذی علم احباب کو دعوت شرکت دی جاتی ہے۔

(صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لائلپور)

اعلان نکاح

مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب بھٹی ایم۔اے ولد چوہدری پیر احمد صاحب مرحوم چک ۹۵ شمالی سرگودھا کا نکاح ہمراہ طیبہ رشید صاحبہ بنت چوہدری رشید احمد صاحب باجوہ ۳۵ ج ب لائلپور سے بتاریخ ۲۴ر دسمبر ۱۹۷۶ء بعد از نماز جمعہ جامع مسجد احمدیہ سرگودھا میں مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر صوبائی نے دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین ثم آمین

چوہدری سلطان احمد
لیکچرار گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

جماعت احمدیہ کی ۵۸ ویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جماعت احمدیہ کی ۵۸ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۱-۲-۳/ اپریل ۱۹۷۷ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوگی۔

۱- ایجنڈا کے لئے تجاویز مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۰ر تبلیغ/فروری ۱۹۷۷ء ہے۔ تجاویز حسب قواعد جماعتوں کے عام اجلاس میں پیش ہوں گی اور وہی تجاویز بھجوائی جائیں گی جو کثرت رائے سے پاس ہوں گی۔

۲- نمائندگان کا انتخاب بھی جماعت کے عام اجلاس میں ہوگا۔ منتخب نمائندگان کے اسماء گرامی ۱۵ر امان/مارچ تک سیکرٹری مجلس مشاورت کو پہنچ جانے چاہئیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

تقریب شادی

۹ر جنوری ۱۹۷۷ء کو عزیزم چوہدری نصیر احمد باجوہ ابن مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور عزیزہ نزہت سلمہا بنت مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لندن وامریکہ کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح جون ۱۹۷۶ء میں ہوا تھا۔

بارات ۹ر جنوری کو ربوہ سے لائلپور گئی جہاں رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ بارات اسی روز بعد دوپہر ربوہ واپس آئی۔ اگلے روز ۱۰ر جنوری کو مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے اپنی کوٹھی واقعہ دارالصدر میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں متعدد بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت کے علاوہ ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوت طعام کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور سلسلہ احمدیہ کے لئے ہر جہت سے مبارک کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

گمشدہ گھڑی

خاکسار کی کلائی گھڑی (Wrist watch) سیکنڈز ویسٹ اینڈ واچ اپنی گم ہوگئی ہے۔ اس کا ڈائل (Camy) ہلکا سلیٹی رنگ۔ کیس سفید رنگ۔ چین سٹیل کا ہے۔ جس صاحب کو ملی ہو براہ مہربانی خاکسار کو پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ ان کی خدمت میں مناسب انعام بھی پیش کر دیا جائے گا۔

ملک جلیل اللہ
ڈرائیور فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

درخواست دعا

میرے خالو جان مکرم چوہدری دین محمد صاحب ساکن چک 93 R-6 تحصیل ہارون آباد ضلع بہاولنگر عرصہ سے بیمار ہیں۔ حال ہی میں انکے مثانہ کا آپریشن ہوا ہے جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(منیر احمد دفتر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴